پہلی بات

پیارے بچو! کورونا وائرس سے جہاں ہماری زندگی میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، وہیں آپ کے تعلیمی سلسلے بھی رُک گئے ہیں۔ مارچ کے بعد کہیں کلاسز شروع ہوئی تھیں، کہیں چھٹیوں میں آپ کو ہوم ورک کرنا تھا۔ سب کچھ بکھر سا گیا ہے۔ گرمی کی تعطیل بھی گزر گئی۔ اب اسکول کھلنے کا وقت آیا تو لاک ڈاؤن کے سبب فی الحال تمام اسکول اور کالج ۳۱؍ جولائی ۲۰۲۰ء تک پھر بند ہیں۔ ایسے حالات میں آن لائن تعلیم کی جانب اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ دیکھ رہے ہیں کہ کسی طرح تعلیمی سلسلہ شروع ہو اور آپ کا یہ سال خراب نہ ہو۔ آن لائن تعلیم کا جہاں تک تعلق ہے تو کچھ درجات میں تو یہ ممکن ہے، لیکن نرسری اور ابتدائی درجات میں دشوار نظر آتا ہے۔ اس لیے کہ بہت سے بچے پوری طرح اس تعلیمی نظام کو سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔ جب وہ اس نظام کو سمجھ ہی نہیں سکیں گے تو پھر پڑھیں گے کیسے۔ اس لیے سب سے پہلے تو اس تعلیمی نظام سے بچوں کو پوری طرح واقف ہونے کی ضرورت ہے۔ اس تعلیمی نظام کو سمجھے بغیر اس کا فائدہ حاصل نہیں ہو سکے گا.... اور پھر یہ کہ کم و بیش تین مہینے تک جو کتاب و قلم سے بچے دور رہے ہیں، اس کے نقصانات سے ابھی سرپرست اور والدین پوری طرح واقف نہیں۔ اس تعلیمی نظام میں سب سے بڑی مشکل نیٹ ورک کا آنا جانا ہے۔ ابھی بچہ سبق پڑھ رہا ہے کہ اچانک نیٹ ورک غائب ہو گیا اور بچے کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ استاذ نے کیا پڑھایا ہے۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ ہر جگہ نیٹ ورک کی سہولت دستیاب بھی نہیں ہے۔

ابھی چند دنوں سے وہاٹس ایپ پر ایک لطیفہ گردش میں ہے کہ بچے نے گنتی گنتے گنتے ۴۱ کے بعد ۶۶ سے آگے گننا شروع کر دیا۔ والد صاحب نے ٹوکا تو بچے نے بتایا کہ ماسٹر جی نے تو ایسے ہی پڑھایا ہے۔ جب گہرائی میں جا کر دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ ۴۱ پر پہنچنے کے بعد نیٹ ورک چلا گیا تھا اور جب تک نیٹ ورک آیا تو استاذ محترم ۶۶ پر پہنچ چکے تھے۔ والد کے لاکھ سمجھانے پر بھی بچہ کہتا رہا کہ 'سر' نے ایسے ہی پڑھایا ہے اور ۴۱ کے بعد ۶۶ ہی آتا ہے۔ یہ بات تو خیر مذاق میں کہی گئی ہے، لیکن اگر اس پر غور کریں تو اس طرح کی اور بہت سی باتیں بھی نظر آئیں گی۔ ایسی تمام باتوں کو دور کرنے کے بعد ہی ہم اپنے بچوں کو آن لائن تعلیم دلا سکیں گے۔

اساتذہ کو بچوں کے ہوم ورک کی طرح آن لائن تعلیمی نظام کو خوب سمجھ لینا چاہئے اور جو بھی چیزیں پیش آ سکتی ہوں، ان پر پہلے سے غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جب بچہ آن لائن تعلیمی نظام سے جڑ جائے تو اس کا تعلیمی سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے چلتا رہے۔

والدین اور سرپرست بھی آن لائن تعلیمی نظام کو خوب سمجھیں، خاص طور سے والدہ کیوں کہ وہی گھر پر ہوں گی جب بچہ آن لائن اسباق پڑھ رہا ہوگا، اگر انھیں کوئی کمی نظر آتی ہے تو اسے دور کرنے کے لیے فوراً اسکول سے رجوع کریں۔ اسکول انتظامیہ بھی آن لائن تعلیمی نظام میں پیش آنے والی کمیوں کو فوراً دور کرنے کے لیے اساتذہ کے علاوہ کسی کو مقرر کرے تبھی بچوں کو آن لائن تعلیم دینے کا خواب پورا ہو سکے گا۔ اب یہ وقت نہیں کہ ہم اس بحث میں الجھیں کہ پہلے سے پوری تیاری کیوں نہیں کی گئی۔ اس بحث سے آگے بڑھتے ہوئے اس بات پر غور کریں کہ بچوں کا تعلیمی سال بھی خراب نہ ہو اور وہ بغیر کسی مشکل کے تعلیم حاصل کر سکیں۔ ''بچوں کا ماہنامہ اُمنگ'' کا یہ آن لائن شمارہ آپ کو کیسا لگا، ہمیں ضرور لکھئے، ہمیں آپ کی آرا کا انتظار ہے۔

ادارہ